کتاب نما

رواداری اور پاکستان، محمد صدیق شاہ بخاری۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۷ سی ماتھر سٹریٹ، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۵۳۶۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ہمارے ہاں رواداری کا لفظ بالعموم فراخ دلی، وسیع القلبی، بردباری، تحمل یا tolerance کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مصنف نے زیرنظر کتاب میں بعض اکابر کے بیان کردہ اصطلاحی مفہوم کے حوالے بھی دیے ہیں، جن کی روشنی میں اِس وقت پاکستانی مسلمانوں سے زیادہ شاید ہی کوئی قوم روادار ہوگی--- مصنف کا خیال ہے کہ اسی رواداری کے نتیجے میں پاکستان میں غیرمسلموں کو ہر طرح کی رعایات، سہولتیں اور حقوق حاصل ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب اس رعایت کا خطرناک حد تک غلط استعمال ہو رہا ہے۔

بخاری صاحب، اس سے قبل **رواداری اور مغرب** تالیف کر چکے ہیں۔ (تبصرہ: ترجمان القرآن، جون ۲۰۰۰ء)--- زیرنظر کتاب بھی اسی تسلسل میں بڑی کدوکاوش اور محنت شاقہ سے تالیف کی گئی ہے اور موضوع سے متعلق مختلف اصحاب کی، وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی تحریروں کو بھی بڑی خوب صورتی سے کتاب میں سمیٹ لیا گیا ہے۔ ابواب و مباحث پر ایک نظر ڈالنے سے جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ رواداری کا مفہوم، رواداری: تہذیب اسلامی کا ایک اہم وصف، پاکستان میں اقلیتیں اور غیرمسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کی حالتِ زار، پاکستانی اقلیتوں کی مذہبی و تبلیغی سرگرمیاں، قادیانی اقلیت، اقلیتوں کے سیاسی، معاشی اور مذہبی حقوق اور ہماری رواداری، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں غیرمسلم اقلیتوں کی گرفت، قومی غیرت و آزادی کے خلاف ہونے والی سازشیں اور رواداری کے نام پر ہماری بے حسی اور بے حمیتی--- وغیرہ۔

مصنف کا خیال ہے کہ ہماری رواداری، ایک درجے میں فتنہ بن چکی ہے۔ اس کا آغاز اکبر کے ''دین الٰہی'' سے ہوا اور اب پاکستان میں موجود اقلیتوں کے ''مخصوص افراد'' رواداری کی آڑ میں ہماری ہی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں--- مولانا زاہد الراشدی نے سوال اٹھایا ہے کہ پاکستان میں مسیحی اقلیت کو آخر کون سا حق حاصل نہیں ہے؟ شہریت، کاروبار، ملکیت زمین و مکان و جایداد، شراب نوشی، نقل و حرکت، تحریر و تقریر، تعلیم، ووٹ، الیکشن، تنظیم سازی اور مذہبی تبلیغ وغیرہ کے حقوق تو حاصل ہیں--- البتہ انھیں نبیؐ کی

شان میں گستاخی کا حق حاصل نہیں' اور نہ ہم رواداری کے نام پر انھیں یہ حق دینے کے لیے تیار ہیں۔ دورِ حاضر میں انسانی حقوق کے نام پر بہت گرد اڑائی جا رہی ہے' مگر کیا گستاخی بھی انسانی حق ہے؟ اللہ پاک کے پیغمبروں کی اہانت' انسانی حقوق میں شامل نہیں (ص ۲۲۴)---محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب نے مقدمے میں لکھا ہے: کتاب پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ پاکستان اقلیتوں کے لیے جنت ہے کیوں کہ یہاں اقلیتوں کو شعائرِ اسلامی کا مذاق اُڑانے اور ہر طرح کی اشتعال انگیز مہم جوئی کی اجازت ہے۔

محمد صدیق شاہ بخاری نے ملّی دردمندی اور ایک گہرے جذبہ حمیت کے ساتھ' مگر توازن و اعتدال سے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ مسلم مذہبی طبقے' سیاست دانوں اور صحافتی حلقوں کے ہاں پائی جانے والی عدم رواداری کی بھی بجا طور پر نشان دہی کر دی ہے۔

یوں تو ساری کتاب ہی اپنے موضوع پر ایک معلومات افزا اور دل چسپ دستاویز ہے کیوں کہ اس سے پہلے رواداری کے موضوع پر ایسی جامع کتاب کبھی مرتب نہیں کی گئی' مگر کتاب کے بعض حصے بے حد چشم کشا اور عبرت انگیز ہیں اور ''اے کشتۂ ستم! تری غیرت کو کیا ہوا'' کی دعوت ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

Studies in Hadith' [مطالعۂ حدیث] پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت۔ ناشر: کلیہ علوم اسلامیہ والسنہ شرقیہ' پنجاب یونی ورسٹی' لاہور۔ صفحات: ۱۹۴۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

اُمت مسلمہ کے لیے اسوۂ حسنہ' اطاعت و اتباع ذاتِ نبویؐ ہے' اور حدیث و سنت ہی اس کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ائمہ حدیث نے حدیث کی صحت و ثقاہت کے لیے ایسے کڑے معیار قائم کیے ہیں کہ شاید ہی علوم اسلامیہ کے کسی دوسرے فن میں اس کی مثال ملتی ہو' جیسے: اصولِ روایت و درایت' اسناد کا علم' جرح و تعدیل اور فن اسماء الرجال وغیرہ۔ اس کے علاوہ حدیث نبویؐ سے کماحقہ استفادے کے لیے معجم (انڈکس) و اشاریے بھی مرتب کیے ہیں۔

سترھویں اور اٹھارھویں صدی عیسوی میں مستشرقین نے علومِ اسلامیہ بالخصوص علوم الحدیث پر مختلف اعتراضات کیے۔ جواب میں ائمہ حدیث اور محققین اسلام نے ان کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا مگر یہ کام زیادہ تر عربی اور اُردو زبانوں میں ہوا۔ انگریزی میں خالص علمی و تحقیقی کام جن محققین نے کیا ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ' ڈاکٹر احمد حسن' ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی' ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی' اور زیرِ نظر کتاب کی مصنفہ ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ علومِ اسلامیہ کی استاذ ہیں اور علوم الحدیث پر خصوصی مطالعے کا ذوق رکھتی ہیں۔ آپ نے مسند امام اسحٰق بن راھویہ پر تحقیقی کام کر کے کیمبرج یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند لی تھی۔

زیرنظر کتاب ان کے حسب ذیل علمی و تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے جو مختلف علمی جرائد میں شائع ہوتے رہے:
۱-علوم الحدیث، تجزیاتی مطالعہ ۲-اقسامِ کتب حدیث، ۳-تحمل حدیث کے اسالیب، ۴-اخذ حدیث کے لیے سفر، ۵-علمِ حدیث میں اسناد کا مقام، ۶- مطالعہ مسانید دوسری و تیسری صدی ہجری، ۷- مطالعہ المصنفات دوسری و تیسری صدی ہجری، ۸-اطراف الحدیث وغیرہ۔

ڈاکٹر صاحبہ نے علوم الحدیث کے ان اہم فنون کے بارے میں بنیادی مآخذ و مصادر سے مواد جمع کیا ہے اور پھر اسے بڑے عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔ یوں تو سبھی مقالات اپنی نوعیت میں معیاری ہیں، مگر مطالعہ مسانید اور مطالعہ المصنفات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے کتب حدیث کی ان دو اقسام کے ارتقا اور مناہج پر عمدہ گفتگو کی ہے اور اس ضمن میں جامع اور بھرپور معلومات پہنچائی ہیں۔ اُردو یا انگریزی میں اس سے قبل ان دو موضوعات پر ایسی معیاری علمی و تحقیقی تحریر نظر سے نہیں گزری۔ بلاشبہ یہ دونوں مقالات پڑھنے سے تعلّق رکھتے ہیں۔ معروف محقق ڈاکٹر ظفر اسحق انصاری نے اپنے پیش لفظ میں علم حدیث میں محققین کے کام کے جائزے کے ساتھ انگریزی زبان میں اب تک کے کام کی تفصیل رقم کی ہے۔ کتاب کے شروع میں مفتاح المراجع اور آخر میں بنیادی مآخذ کی تفصیلی فہرست دی گئی ہے۔ حدیث و علوم الحدیث کے طلبہ، محققین اور علومِ اسلامیہ سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک عمدہ کتاب ہے۔ (حافظ محمد سجاد تترالوی)

ردّ قادیانیت کے زریں اصول، مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مرتبہ: مولانا سلمان منصور پوری۔ ملنے کا پتا: دارالکتاب، عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۴۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ۱۹۹۰ء میں دارالعلوم دیو بند میں ردّ قادیانیت کے موضوع پر تربیتی لیکچر دیے تھے، جنھیں مولانا سلمان منصور پوری نے جو ایک باصلاحیت اور ماہر عالم دین اور مفتی ہیں، مرتب کر دیا ہے۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ان پر نظر ثانی کی اور ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب سے نظر ثالث کروائی اور ترامیم و اصلاح کے بعد انھیں زیرنظر کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ عالمی شہرت کے حامل متعدد اہل علم اور زعمائے ملّت نے مولانا کی علمی کوشش کی تعریف کی ہے۔ پیش لفظ مولانا عبدالحفیظ مکّی (مکّہ مکرمہ) کا اور مقدمہ (۹۵ صفحات) ڈاکٹر خالد محمود صاحب کا ہے۔ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے: اوّل: مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی اور اس کے دعاوی کا تعارف، دوم: قادیانیوں سے بحث کے لیے تعین موضوع اور موضوعات کی ترتیب، سوم: مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و کذب، چہارم اور پنجم: حضرت عیسٰی علیہ السلام کا رفع و نزول،

ختم نبوت کے دلائل اور ان پر اعتراضات کے جوابات۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی کو ردّ قادیانیت کے ساتھ خصوصی لگن ہے۔ ان کا یہ جذبہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سرد پڑنے کے بجائے بڑھتا چلا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ قادیانیوں کے تعاقب کے لیے فکرمند رہے اور مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور دیگر علما کے ذریعے مسلسل کوشش کرتے رہے کہ قادیانی حج اور عمرے کے بہانے اور ملازمتوں کے نام پر سعودی عرب اور حرمین شریفین نہ جاسکیں۔ چنانچہ انھوں نے بہت سے قادیانیوں کی نشان دہی کی اور ان کا داخلہ سعودی عرب میں بند کرا دیا۔ اسی طرح اپنے ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ، بلکہ پاکستان کے دیگر مدارس اور سعودی عرب میں بھی، طلبہ کو قادیانیت سے متعارف کرنے اور انھیں علمی و تربیتی کورسوں سے گزارنے کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور مدینہ یونی ورسٹی میں لیکچر دیے۔ یہ لیکچر بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہمیت اس اصول کی ہے کہ قادیانیوں کے سامنے اصل بات جسے پیش کیا جانا چاہیے یا جسے علمی مباحثہ میں سرفہرست رکھنا چاہیے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت و کردار اور صدق و کذب کا موضوع ہے۔ قادیانیوں کا اصل مقصد مرزا غلام احمد کی نبوت کی طرف دعوت ہے۔ اس لیے ہمیں بھی اس موضوع کو اولیت دینا چاہیے۔ دوسرے موضوعات رفع ونزول عیسیٰؑ اور ختم نبوت بے شک ثابت شدہ حقائق اور مسلمات دین ہیں لیکن قادیانیوں کے سامنے انھیں اولاً پیش کرنے اور ان میں اُلجھنے کا کیا فائدہ ہے۔

اس میدان میں گراں قدر علمی اور بیش قیمت جامع اور کامل تحقیقی کام خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور ان کے تلامذہ نے کیا ہے جن میں استاذ العلماء مولانا محمد چراغؒ سرفہرست ہیں جنھوں نے مولانا محمد حیات کو ردّ قادیانیت کی تیاری کرائی تھی۔ وہ وسیع النظر، راسخ العلم، محقق، مدقق، حاضر دماغ اور اصول فروع پر حاوی علمی شخصیت کے مالک تھے جن کے علم اور بحث کے سامنے کسی قادیانی کا ابلیسی دجل وفریب نہیں چل سکا۔ وہ شاطر وعیار قادیانی مبلغین ومناظرین کی گردن پر ایسا مضبوط ہاتھ ڈالتے کہ وہ ہزار ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود ان کی گرفت سے نہیں نکل سکتے تھے۔ وہ علمی، اخلاقی اور اسلامی آداب کی پوری پوری رعایت کرتے، اس لیے قادیانی ان کی زبان سے نکلے ہوئے کسی لفظ کو چیلنج کرنے کی جسارت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ملتان میں مدرسہ تحفظ ختم نبوت قائم کیا تو فارغ التحصیل علماء کو ردّ قادیانیت کا مخصوص کورس کرانے کے لیے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کو وہاں استاذ اور مربی مقرر فرمایا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی لکھتے ہیں: راقم الحروف نے ۱۹۵۱ / ۱۹۵۲ء میں ملتان مدرسہ تحفظ ختم نبوت میں داخل ہو کر ردّ قادیانیت کی تربیت حاصل کی اور پھر استاذ محترم کے ہمراہ قادیانیوں سے مناظرے شروع کر

دیے اور پھر پوری زندگی اس دجالی فتنے کی سرکوبی کے لیے وقف کر دی۔

حضرت مولانا محمد حیات کو بجا طور پر علماے اُمت نے ''فاتح قادیان'' اور ان کے شاگرد رشید مولانا منظور احمد چنیوٹی کو ''فاتح ربوہ'' (چناب نگر) کا لقب دیا ہے۔ لذالک فلیتنافس المتنافسون- اور اس عظیم کام میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد چراغ صاحب کا نام اُبھر کر سامنے آتا ہے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بجا طور پر گدڑی میں چھپے ہوئے موتی کے مصداق ہیں۔

یہ کتاب بلاشبہ قادیانیت کے زریں اصول کے نام کی مستحق ہے اور علما اور فضلا کے لیے ایک قیمتی تحفہ ہے جو جلیل القدر، تبحر اور ماہرین فن کی عمر بھر کی علمی محنتوں اور کاوشوں کا نچوڑ ہے۔ دعوت کے میدان میں کام کرنے والے اسلامی تحریک کے کارکنان اور علماے کرام کو اس کتاب سے کماحقہ استفادہ کرنا چاہیے۔ قادیانیت کے موضوع پر یہ جامع و مانع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

فقہ عبداللہ بن عباس، ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی، اردو ترجمہ: مولانا عبدالقیوم۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۸۷۲۔ قیمت: ۳۷۵ روپے۔

ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی (پروفیسر یونی ورسٹی آف پیٹرولیم و معدنیات، دہران، سعودی عرب) نے کئی برس کی محنت و کاوش سے ایک فقہی دائرہ معارف (انسائیکلوپیڈیا) مرتب کیا جس میں خلفاے راشدین، کبار صحابہ کرامؓ اور بعض تابعین عظام کی فقہی آرا کو جدید فقہی انداز میں مرتب کر دیا۔ فقہ کے طالب علموں اور اساتذہ کے لیے یہ ایک بڑی قیمتی اور نادر چیز ہے۔ ادارہ معارف اسلامی نے اس کا اردو ترجمہ کرانے کا بیڑا اٹھایا اور اس سلسلے کی پہلی جلد فقہ حضرت ابوبکرؓ کے عنوان سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی۔ بعدازاں فقہ حضرت عمرؓ، فقہ حضرت عثمانؓ، فقہ حضرت علیؓ، فقہ حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ، فقہ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ شائع کی گئیں (کتاب نما میں بعض حصوں پر تبصرے آچکے ہیں)۔ اب اس سلسلے کی ساتویں کتاب فقہ عبداللہؓ بن عباسؓ کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک برگزیدہ صحابی تھے اور مختلف علوم دینیہ میں اللہ تعالیٰ نے انھیں غیر معمولی بصیرت اور مہارت عطا کی تھی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی اکرمؐ نے آپ کے لیے ایک سے زائد مرتبہ دعا فرمائی کہ اے اللہ، اسے کتاب کا علم سکھا اور دین کی فقاہت عطا فرما۔ زیرنظر کتاب کے مصنف نے اپنے سیر حاصل مقدمے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مختصر حالات، حضورؐ کی صحبت، دیگر صحابہؓ سے استفادے، ذہانت، طلب علم میں جدوجہد، تقویٰ اور ان کی فقیہانہ بصیرت وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

کتاب میں الفاظ، موضوعات اور اصطلاحات کی ابجدی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اس کے ذیل میں الگ الگ عنوانات کے تحت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی فقہ کو مدون کیا گیا ہے۔ مصنف نے تقابلی حوالوں کا بھی اہتمام کیا ہے اور ہر باب کے آخر میں حوالہ جات درج ہیں۔

مذکورہ فقہی دائرہ معارف کی اشاعت اُردو کے علمی ذخیرے میں ایک وقیع اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم یہ سلسلۂ کتب عام قارئین کی نسبت فقہ کے طالب علموں، اساتذہ، علما اور منصفین عدالت وغیرہ کے لیے زیادہ مفید اور قابل استفادہ ہے۔ (ر-ہ)

مولانا محمد علی جوہر، سیرت وافکار، مولانا عبدالماجد دریابادی۔ ناشر: ادارہ علم وفن، ۱۰۸-بی، الفلاح ملیر ہالٹ، کراچی۔ صفحات: ۶۷۲۔ قیمت: ۲۷۰ روپے۔

مولانا دریابادیؒ نے ۱۹۵۶ء میں محمد علی جوہر مرحوم سے اپنے روابط کے احوال، اور اُن کے ملّی، سیاسی اور ادبی کارناموں پر مشتمل کتاب محمد علی، ذاتی ڈائری دو حصوں میں شائع کی تھی جس سے بلاشبہ جوہر کی حیرت انگیز اور غیر معمولی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور خود مصنف (دریابادی) کی زندگی کے بہت سے پہلو بھی واضح ہو کر سامنے آتے ہیں۔

جوہر پر یہ کتاب ایک عرصے سے ناپید تھی، معروف اسکالر اور محقق ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی نے نظرثانی کرتے ہوئے دونوں حصوں کو یک جا صورت میں نئے نام مولانا محمد علی جوہر: سیرت و افکار سے مرتب کر دیا ہے۔ محمد علیؒ جوہر کی نابغہ روزگار شخصیت اور ان کے کارناموں کو سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ محمد راشد شیخ صاحب نے کتاب کو نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔ (ر-ہ)

ششماہی **السیرۃ** عالمی (شمارہ نمبر ۴ / دسمبر ۲۰۰۰ء)۔ مدیر: سید فضل الرحمن۔ ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے ۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی-۱۸۔ صفحات: ۴۳۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

مجلہ السیرۃ میں سیرت طیبہؐ کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں کا مطالعہ مختصر اور جامع انداز میں یک جا کر دیا گیا ہے، اس طرح عصر حاضر کے مختلف النوع انفرادی و اجتماعی مسائل سے متعلق سیرت طیبہؐ سے رہنمائی کا حصول مختصر وقت میں ممکن ہو گیا ہے۔ سیرت خیرالانام سے متعلق ماہرین علوم اسلامیہ کی عرق ریزی اور تحقیقی کاوشوں پر مشتمل یہ مجلہ تشنگان علم سیرت کے لیے ایک انتہائی مفید مجموعہ ہے۔ مضامین کے انتخاب و ترتیب میں دَورِ حاضر کے مسائل اور علمی ضرورت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ''مصائب و آلام میں اسوۂ حسنہ، دورحاضر کے تناظر

میں'' کے عنوان کے تحت شمارے کا اداریہ وقت کا اہم ترین موضوع ہے۔ تمام ہی مضامین اہم اور مفید ہیں' لیکن پروفیسر ظفر احمد کا مضمون ''فکر ونظر کی مستحکم بنیادیں'' خاص طور پر قابل ذکر ہے جس میں مطالعہ سیرت کے حوالے سے ممکنہ فکری لغزشوں اور سیرت فہمی میں خلط مبحث سے بچنے کے لیے دلائل نقلیہ وعقلیہ سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ ''آئینہ حیات ہادیٔ اعظمؐ'' کے عنوان سے زمانی ترتیب کے ساتھ واقعات سیرت کا انتہائی جامع ''اختصاریہ'' بھی معلومات افزا ہے۔

تمام مضامین میں حوالہ جات کا اہتمام رسالے کے تحقیقی اسلوب کی نشان دہی کرتا ہے لیکن چند مقامات پر حوالہ جات کی غلطیاں اور قرآنی آیات تک میں کتابت کی غلطیاں نظر آتی ہیں جو کسی علمی رسالے کے لائق شان نہیں۔ مجموعی طور پر یہ ایک قابل مطالعہ دستاویز ہے۔ (ڈاکٹر محمد حماد لکھوی)

تعارف کتب

☆ **تعلیم نسواں**، پروفیسر رب نواز۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، ۳-بہاول شیر روڈ، لاہور۔ صفحات: ۸۷۔ قیمت: ۵۰ روپے۔]بعثت نبویؐ سے قبل عورت کی تعلیمی و معاشرتی حالت، تعلیم نسواں کے لیے آنحضورؐ کے اقدامات اور خواتین کی تعلیم کے لیے ازواج مطہرات کے کردار پر اقتباسات اور حوالوں کے ساتھ ایک تحقیقی تحریر۔]

☆ **مجلہ سیارہ**، صدر مجلس ادارت: پروفیسر آسی ضیائی۔ رابطہ: ایوانِ ادب، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۵۰ روپے۔]اشاعت خاص ۴۷، مارچ اپریل۔ حمد ونعت، مقالات ومنظومات، افسانہ وغزل۔ تبصرۂ کتب، بہ یاد رفتگاں، محفل غائبانہ، پیشانی: ''تعمیری اور فلاحی ادب کا نقیب''۔ چند لکھنے والے: نعیم صدیقی، حفیظ تائب، ڈاکٹر انور سدید، عبدالرحمن چغتائی، تحسین فراقی، اعجاز احمد فاروقی، ریاض مجید، حکیم سروسہارن پوری، علیم ناصری۔]

☆ **محاصرۂ قادیانیت**، محمد طاہر رزاق۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۹۰ روپے۔]قادیانیت کے ماضی و حال، افراد و اداروں، سرگرمیوں اور سازشوں کے احوال پر مبنی اخبارات و رسائل میں شائع شدہ مصنف کے مضامین جو دل چسپ ہیں، اور ان میں موضوعاتی تنوع ہے۔]

☆ **پندرھویں صدی میں خلافت راشدہ کا سیاسی و اقتصادی نظام**، محمد شریف چغتائی۔ پتا: غفور منزل، ۹ جان محمد روڈ، انارکلی، لاہور۔ صفحات: ۱۲۶۔ قیمت: درج نہیں۔]بقول مصنف، اس کتاب میں فرض کیا گیا ہے کہ ۱۵ویں صدی ہجری میں خلافتِ راشدہ دوبارہ قائم ہو چکی ہے۔ مغربی دنیا کے دانش ور، تجزیہ نگار، صحافی اس معاشرے کے مطالعے کے لیے آ رہے ہیں۔ ایک دانش ور نے خلافت کے تمام سیاسی و اقتصادی شعبوں کے مطالعے کے بعد جو رپورٹ لکھی، وہ یہی کتاب ہے--- مثالی ریاست کا ایک خیالی اور تصوراتی]یوٹوپین؟[نقشہ۔ مصنف کی نیک تمنائیں خوب ہیں، مگر کیا مغرب کی سامراجی قوتیں ایسے نظام حکومت کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کریں گی؟ مصنف کا مطالعۂ قرآن وسیرت پاکؐ اور تاریخ اسلام بہت اچھا ہے۔]

☆ **حیات رسولؐ**، ڈاکٹر محمد ایوب خان۔ ادارۂ اشاعت قرآن، ۲۹۴-توسیع کیولری، لاہور کینٹ۔ صفحات: ۲۲۲۔ قیمت: ۸۰

روپے۔] سیرتِ پاکؐ جس کا مقصد ''اس بے مثال زندگی کی جھلک دکھا کر قارئین کو آمادۂ عمل کرنا ہے'' --- مسلمان ''آپس میں اتحاد و عمل کرتے جائیں حتیٰ کہ اللہ کے باغیوں کو پچھاڑ دیں''۔ مصنف کے مطابق اس مختصر کتاب میں ''جو جامعیت ہے' اور کہیں نہ ملے گی'' --- ہماری رائے میں ''صلعم'' کے بجائے صرف ''ؐ'' یا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔]

☆ **۵۴ سالہ تاریخ پاکستان**: امریکی سازشوں اور غیبی حفاظت کی پراسرار داستان' احمد عرفان' شفیق الاسلام فاروقی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۰۰۔ قیمت: ۴۰ روپے۔] امریکہ کا سازشی اور گھناؤنا کردار افسوس ناک اور پاکستانی حکمرانوں کی کارکردگی شرم ناک رہی ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں ہمیشہ مکروفریب سے کام لیتی رہیں۔ جنرل ضیا کو روس اور امریکہ نے مل کر ختم کرا دیا۔ جنرل پرویز مشرف کے نام مولف کے خطوط' اصلاح احوال کے لیے تجاویز۔]

☆ **تہذیبوں کا تقابلی مطالعہ' فکر اقبال کی روشنی میں**' عبدالمغنی۔ خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری' پٹنہ۔ صفحات: ۳۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔] کلام اقبال کے حوالے سے مشرق اور مغرب کی تہذیبوں کا تقابلی مطالعہ۔ مغرب نے پوری دنیا کو جس اخلاقی بحران میں مبتلا کیا' اقبال کی دوربین نگاہوں نے بیسویں صدی کی پہلی دہائی ہی میں اس کے منفی اثرات سے اہل بینش کو آگاہ کر دیا تھا۔]

☆ **سیاحت ماجدی**' مولانا عبدالماجد دریابادی' مرتبہ: محمد راشد شیخ' ناشر: ادارہ علم و فن' ۱۰۸ بی الفلاح ملیر ہالٹ' کراچی۔ صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۱۸۰۔] مولانا دریابادی کے تمام شائع شدہ سفرناموں دکن' آگرہ' جے پور' علی گڑھ' دہلی' بمبئی' بھوپال' بہار' کلکتہ' مدراس اور پاکستان (لاہور' کراچی) کو یک جا کر کے مرتب کیا گیا ہے۔ ان سفرناموں میں بھی مولانا کے اسلوب کی ادبیت' انشاپردازی' ان کا تعمیری و اصلاحی نقطۂ نظر' ان کا سوز دروں اور مسلمانوں کے لیے خیرخواہی کا جذبہ نمایاں ہے۔]

☆ **فیض الغنی**' پروفیسر محمد یعقوب شاہق۔ سدابہار پبلی کیشنز' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔] آزاد کشمیر کے ایک باعمل عالم دین مولانا محمد عبدالغنیؒ کی سوانح حیات' ان کے فیوض و برکات اور ان کی اصلاحی و تبلیغی کاوشوں کا ذکر' نیز: مولاناؒ کے احباب' رفقا اور معاونین کا تذکرہ --- ابتدا میں اسلامی نظام تعلیم کے ارتقائی ادوار میں دارالعلوم دیوبند کے تاریخی کردار پر ایک تحقیقی مقالہ بھی شامل ہے۔ آزاد کشمیر کی سماجی و سیاسی زندگی اور تحریک آزادی کی جھلکیاں۔]

☆ **رفیق حج و عمرہ**' عبدالرؤف صدیقی۔ کرانیکل پرنٹرز' الطاف حسین روڈ' کراچی۔ صفحات: ۳۴۰۔ ہدیہ: ۱۰۰ روپے۔] عازمین حج و عمرہ کے لیے ایک رہنما کتاب۔ سفر کے مختلف مراحل سے متعلق ہدایات' آداب اور احتیاطیں' دعائیں مع ترجمہ۔]

☆ **خزینہ درود شریف**' مفتی محمد ارشاد القاسمی' ناشر: زم زم پبلشرز' شاہ زیب سنٹر' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۱۹۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔[''درود پاک کے دینی و دُنیاوی برکات' ثواب' اہم فضائل' آداب اور فوائد' صلوٰۃ وسلام کے مسنون و ماثور صیغے۔ چند بلند پایہ تابعین اولیا و اقطاب کے درود۔]

☆ **علامہ سید سلیمان ندوی' بہ حیثیت مؤرخ**' ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی' ناشر: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری' پٹنہ۔ صفحات: ۷۷۔ قیمت: ۵۰ روپے۔] سید سلیمان کے مختلف النوع علمی کارناموں میں سے ایک پہلو یعنی مؤرخانہ حیثیت کا جائزہ۔ بجا ہے کہ بقول مصنف وہ ایک ''بالغ نظر' دیدہ ور اور صاحب شعور مورخ تھے'' جنھوں نے تاریخ نویسی کے اصول وضوابط پر

مجتہدانہ نگاہ ڈالی۔]